Core Course - 09 Unit : 01

URDU HONS - Sem IV MODERN URDU POETRY

FIRAQ KI GHAZALGOYI — فراق گورکھپوری : ✳

میری گھٹی میں پڑی ہے ہو کے حل اردو زباں

جو بھی میں کہتا گیا لطف زباں بنتا گیا

فراق گورکھپوری کی شاعری فکروفن اور موضوع و اسلوب کے اعتبار سے ایک نئے اور منفرد آہنگ کی حامل ہے۔ ان کی شاعری ذات کی داخلی اور باطنی گہرائیوں سے لے کر حیات وکائنات کی خارجی وسعتوں تک محیط ہے۔ وہ ایک ہمہ گیر شاعرانہ شخصیت کے مالک ہیں جس کی تعمیر و تربیت میں ان کے عمیق مطالعہ و مشاہدہ

Teacher's Signature ....

Scanned by CamScanner

سو بڑا دخل رہا ہے۔ وہ قدیم ہند و کلچر اور دیومالا اور

سنسکرت اور ہندی ادب سے گہری واقفیت رکھتے

ہیں اور ~~ارود~~ اسی کے ساتھ ساتھ مغربی ادب و فلسفہ کا مطالعہ

اور اردو فارسی شعر و ادب کی روایت سے آگاہی اور

وابستگی بھی رکھتے ہیں۔ اسی وسیع مطالعے کے پس منظر

میں فراق نے اردو شاعری میں موضوع اور اسلوب کی نئی

روایتوں کو جنم دیا ہے۔

فراق کی شاعری کا دوسرا اہم پہلو ان کا جمالیاتی

شعور ہے ان کی تمام عشقیہ شاعری میں روح کی طرح کارفرما

نظر آتا ہے۔ فراق کے یہاں یہ جمالیاتی شعور حسن و عشق

کے روایتی تعلقات سے آسودہ نہ ہوا۔ انہوں نے اس کو ہجر

وصال کی کیفیات سے علیحدہ کر کے ایک ایسا حقیقی اور وسیع

جذبۂ عشق بنایا جو کسی انجام یا تقدیر کا پابند نہیں ہوتا ہے۔

اور انسان کے اندر رگوں کی طرح تھرتھراتا ہوا زندگی کی

علامت بنا رہتا ہے۔

Scanned by CamScanner

Date ___/___/___
Page ______

دلوں کو تیرے تبسم کی یاد یوں آئی

کہ جگمگا اٹھیں جس طرح مندروں میں چراغ

فراق کا خیال ہے کہ عشقیہ شاعری کو عشق کی سچائیوں اور عظمتوں اور جمالِ انسانی کے احساسات کا ترجمان ہونا چاہیے۔ وہ محض عاشق یا شاعر نہیں ہیں بلکہ اس ہمہ گیر کائنات، اس کے مسائل اور اس کی گتھیوں سے جو ادراک پھیلی ہوئی ہے گہری واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری ذہنی کشادگی کا باعث ضرور بنتی ہے۔

فراق ایک ہوئے جاتے ہیں زمان و مکاں

تلاشِ دوست میں ہم بھی کہاں نکل آئے

لبِ جاناں ہیں پھر تبسم ریز

ہو گئی نبضِ کائنات بھی تیز

زمین جاگ رہی ہے کہ انقلاب ہے کل

وہ رات ہے کوئی ذرہ بھی محوِ خواب نہیں

فراق جوش کی طرح شاعرِ فطرت نہیں ہیں بلکہ وہ تمام اشعار میں ایک لامحدود فضا کا احساس ہوتا ہے جو اس بات

Teacher's Signature ....

کا نتیجہ ہے کہ وہ اپنی اندرونی نغمگی کو فطرت اور فضا کے ترنم سے ہم آہنگ کرنے میں کامیاب ہوگئے - یہ فضائی احساس ہمیں انگریزی شاعر ورڈز ورتھ اور بنگالی شاعر ٹیگور کے لازوال نغموں میں بھی ملتا ہے -

یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ اردو شاعری یا کم از کم غزل میں فراق سے پہلے اس نغمے کو گونج سنائی نہیں دیتی ہے

اب دورِ آسماں ہے نہ دورِ حیات ہے
اے دورِ ہجر تو ہی بتا کتنی رات ہے

میں آسمانِ محبت میں رخصتِ شب ہوں
تیرا خیال کوئی ڈوبتا ستارہ ہے

فراق نے اپنے دور کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بھی اپنی گرفت میں لیا ہے اور اسے وہ اپنے اشعار میں ڈھال دیتے ہیں - فراق کے ~~مسائل~~ اشعار پتھر سے پتھر دل کو موم بنا دینے کے لیے کافی ہیں -

ہم غم زدوں کی گفتگوئے تلخ پر نہ جا - قسمت بری سہی پہ طبیعت بری نہیں

فراق اپنی جمال پرستی سراپا نگاری رومانیت کے باوجود انسان کے بیکراں غم کی جس انداز سے تفسیر بیان کرتے ہیں وہ بلا شبہ ان کو میر کا ہم رتبہ بنا دیتا ہے اور یہ حقیقت ان کے کلام کے ذریعے خود کو منوالیتی ہے کہ ہمارے شیریں ترین نغمے وہی ہیں جو ہمارے غم کی ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ اس عہد کے ایک بڑے شاعر ہیں جنہوں نے اردو ادب کے سرمائے میں گرانقدر اضافہ کیا اور موجودہ دور بردہ احساس بھی کر گئے ہیں کہ اسے پائیدار اقدار سے روشناس کرایا ہے

اس کائنات غم کی فسردہ فضاؤں میں
بکھرا گئے ہیں آ کے وہ کچھ مسکراہٹیں

فراق کا لب و لہجہ اردو غزل میں نیا نیا تھا اور اس کی موسیقی کھردری سی معلوم ہوتی تھی اس دور میں اسے اہل فن نے ایوان غزل میں جگہ نہ دی مگر فراق اپنی روش پر قائم رہے اور انہوں نے اپنے نئے لب و لہجہ کی جگہ بنا لی۔ وہ دو غزلے، سہ غزلے اور چار غزلے کہتے رہے آخر کار غزل کی دنیا میں فراق کا سکہ جم گیا۔ اس کے لیے انہیں بہت

Teacher's Signature ....

Scanned by CamScanner

سی آزمائشوں کا سکہ جم گیا۔ اس کے لئے انہیں بہت سی

آزمائشوں سے گزرنا پڑا وہ خود لکھتے ہیں کہ ؏ میں نے اس

آواز کو مر مر کے پالا ہے فراق

فراق نے غزل گوئی میں کافی شہرت حاصل کی

اور غزل میں ان کا محبوب ترین موضوع عورت ہے کیونکہ وہ حسن

پرست ہیں لیکن ان کا محبوب تیکھے مزاج کا ہے۔ فراق کو اپنی

عشقیہ شاعری پر فخر ہے ؎

طبیعت اپنی گھبراتی ہے جب سنسان راتوں میں

ہم ایسے میں تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

میری ہر غزل کو یہ آواز تجھے سج سجا کے رنگا لیئے

میری فکر ہو تیرا آئینہ میرے نغمے ہوں تیرا پیرہن

Scanned by CamScanner